نام کتاب : مشاہیر کے خطوط بنام بشیر انصاری

مرتب : بشیر انصاری، ایم-اے

ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان، ۱۰۶ راوی روڈ، لاہور

قیمت : درج نہیں

صفحات : ۳۹۹

تبصرہ نگار : عبدالحنان حامد☆

زیر نظر کتاب ''مشاہیر کے خطوط'' کے مرتب موصوف کا نام محمد بشیر انصاری ولد کریم بخش ہے۔ آپ جنڈیالہ اسٹیشن، ضلع امرتسر کے ملحقہ گاؤں بھنگواں میں ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد گوجرانوالہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ جنڈیالہ سے گوجرانوالہ تک کیے جانے والے سفر میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے تمام مظالم کا مشاہدہ کیا اور بہت تھوڑی عمر میں نہایت تلخ اور شدید تجربات سے گزر کر انہوں نے ایک پختہ کار کا مقام حاصل کیا۔ جناب انصاری نے عہد شباب نشر و اشاعت اور صحافت کی نذر کر دیا آپ نے ۱۹۶۹ء میں ''ترجمان الحدیث'' کی مجلس ادارت میں شامل ہو کر صحافت کی دنیا میں قدم رکھا۔ ۱۹۷۵ء تا ۱۹۹۰ء ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور کے ایڈیٹر رہے۔ ''الاسلام'' کے آخری سال ۱۹۹۰ء سے ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی ادارت شروع کی جو اب تک جاری ہے۔ انشاء کی ایک نمایاں صفت مکتوب نگاری اور خطوط ہے۔ جو ضرورت ابلاغ (Communication) کی وجہ سے وجود میں آئی۔ یہ صفت شخصی و نجی افکار و خیالات اور فکر و نظر کا مؤثر ذریعہ اظہار خیال کی جاتی ہے۔

خطوط لکھنے کا سلسلہ کب سے چلا آ رہا ہے۔ اس کے آغاز کی تاریخ کا تعین کرنا بہت مشکل ہے۔ البتہ قرآن حکیم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے مکتوب کا ذکر کیا ہے اور وہ الفاظ بھی بتائے ہیں جو انہوں نے ملکہ سبا کو لکھے تھے۔

یونان کے شاعروں اور مؤرخین کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ اہل یونان میں خطوط نگاری کا

☆ لیکچرر، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

رواج تھا، بہت سے خطوط افلاطون ارسطو کی طرف منسوب ہیں مگر رومی مفکروں نے خطوط کو ایک فن بنا دیا۔

انگریزی ادب میں مکتوب نگاری خوب پروان چڑھی اور عربی ادب میں بھی خطوط نویسی ایک پیشہ تھا۔

ہلکا پھلکا اسلوب، دل کشی و دل آویزی اور سادہ وسہل الفاظ وغیرہ اس کی اہم خصوصیات ہیں۔

جب اسلام کا ظہور ہوا تو خطوط نویسی نے خوب ترقی کی۔ نبی کریمؐ کے خطوط اپنی اصلی حالت میں تاریخ و سیر کی کتب میں محفوظ ہیں، آپؐ نے عرب وعجم کی متعدد شخصیات کو خطوط لکھے۔ جن میں بادشاہ اور مختلف قبائل کے سردار بھی تھے۔ خلفاء راشدین اور ان کے بعد تمام مسلم حکمرانوں، فقہاء عظام اور صوفیہ اسلام نے بھی اپنے خطوط کے ذریعے تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ سرانجام دیا۔

برصغیر کے متعدد اصحاب علم و دانش اور صوفیہ اسلام کے خطوط چھپے اور نہایت دلچسپی سے پڑھے گئے۔ خطوط اپنے دور کی تہذیب و ثقافت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اصحاب علم وفضل اور اصحاب فقہ و فتویٰ کے خطوط سے مسائل دینیہ کا پتہ چلتا ہے۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں کے مکتوبات سے اس دور کے سیاسی ماحول کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ غرض ہر حلقے اور ذوق کے لوگوں کے خطوط قاری کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں۔ زیرنظر کتاب بھی خطوط کا مجموعہ ہے اور ان خطوط پر مشتمل ہے جو مرتب کی تیس سالہ صحافتی دنیا میں مختلف اوقات میں مختلف حضرات کے ساتھ مراسلت ہوئی۔

یہ خطوط دو حصوں پر مشتمل ہیں۔ پہلا حصہ ان عربی خطوط پر مشتمل ہے جو سعودی عرب کے بعض حکمرانوں اور مشاہیر اصحاب علم نے ان کے نام ارسال فرمائے۔ ان میں شاہ خالد بن عبدالعزیز، خادم الحرمین الشریفین، سلطان بن عبدالعزیز، وزیر دفاع، سعودی عرب، الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید، چیف جسٹس، سعودی عرب، الشیخ عبدالعزیز بن باز، مفتی اعظم سعودی عرب اور الشیخ عمر فلاتہ، سیکرٹری جنرل مدینہ یونیورسٹی جیسے بلند قامت لوگ شامل ہیں۔

کتاب کا دوسرا حصہ ان اُردو خطوط پر مشتمل ہے جو جناب مرتب کو مختلف جرائد و رسائل کی ادارت کے دوران ہند وپاک کی مختلف شخصیات سے مراسلت کے دوران موصول ہوئے۔ جن میں سید ابوالاعلی مودودی، سید ابوبکر غزنوی، مولانا غلام رسول مہر، مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، مولانا عبدالسلام رحمانی، مولانا عبد المجید سالک، پروفیسر غلام احمد حریری، مولانا اسحاق بھٹی، پروفیسر ساجد میر کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے نامور اصحاب علم شامل ہیں۔

ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ جناب بشیر انصاری کا حلقۂ تعارف کافی وسیع ہے۔ ان کے حلقۂ احباب میں زندگی کے ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں۔ یہ مجموعۂ خطوط فقہی مسائل، تاریخی حقائق اور علمی ذخائر کی صف میں تو شامل نہیں ہوتے تاہم جماعت اہل حدیث اور جمعیت اہل حدیث کے بارے میں تفصیلات کا مجموعۂ ضرور ہیں کیونکہ اس میں جماعت اہل حدیث کے نامور علماء کرام کے خطوط کے ساتھ ساتھ ان کی اپنی شخصیت کا جامع تعارف بھی موجود ہے تاکہ قارئین کو مکتوب نگار کے ضروری حالات اور حدودِعلم و تحقیق کا بھی علم ہو جائے کہ وہ کس رتبہ کے حامل کا خط پڑھ رہے ہیں۔ یہ تمام خطوط بزرگان دین سے مرتب کے لگاؤ اور محبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اکابرین جمعیت اہل حدیث اور دیگر اکابر ملت کے مکتوبات کو محفوظ رکھنا ان کا شرف ہے۔ ورنہ انفرادی طور پر لکھی گئی تحریریں ضائع ہو جاتی ہیں۔

مشاہیر اصحاب علم سے خط و کتابت یقیناً ایک اعزاز کی بات ہے اور علمی شخصیات سے مکتوب نگاری انمول یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث مرتب کے ساتھ مبارک باد کی مستحق ہے جس نے جناب بشیر انصاری کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اچھے اشاعتی معیار کے مطابق کتاب پیش کی ہے۔ عربی خطوط کا ترجمہ سادہ و سلیس ہے، اندازِ نگارش شگفتہ ہے۔ اگر بشیر انصاری صاحب ان شخصیات کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط کے ساتھ اپنے لکھے گئے خطوط بھی شامل کر دیتے تو ان خطوط میں موجود نکات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مرتب کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کی حسنات میں درج فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆